ہم میں اور غیروں میں عملی فرق ہونا چاہئے

(فرمودہ ۱۴- مارچ ۱۹۲۱ء)

۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے محمد اسماعیل صاحب ولد نظام الدین صاحب کا نکاح مریم بنت محمد عبداللہ صاحب سے ۳۰۰ روپے مہر پر پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

چونکہ اس وقت درس کا وقت ہے اس لئے میں فریقین کو صرف اسی قدر نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں تمام دنیا کی نظر ہماری جماعت پر پڑ رہی ہے۔ لوگ ہمارے ایک ایک عمل کو دیکھتے ہیں کہ ہم میں اور ہمارے غیروں میں کیا فرق ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمارا دعویٰ تو یہ ہو کہ ہم خدا کے ایک نبی کے پیرو ہیں لیکن اس کے قدم پر ہمارا قدم نہ ہو تو ہم پر یہ الزام آسکتا ہے کیونکہ اگر کوئی اور مدعی ہو اور وہ سچا بھی ہو مگر جو لوگ اس کے ماننے والے ہوں ان کی عملی حالت اچھی نہ ہو تو ان کو کیا فائدہ۔ اگر خدا ہمارے کسی باریک استحقاق سے ہمیں اس کی طرف ہدایت دے تو دے ورنہ ظاہر حالت ہم اس کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتے۔ پس یہی حال اوروں کے متعلق ہے کہ جب تک لوگ ہم میں اور ہمارے غیروں میں عملی فرق نہ دیکھ لیں اس وقت تک وہ ادھر توجہ نہیں کرسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ہماری ترقی نہیں ہوئی۔ لوگوں کو عموماً ہم میں اور اپنے سے غیروں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ وہ ہمیں غیروں سے ممتاز نہیں دیکھتے اس لئے جب تک ہمارے ہر ایک کام میں خاص رنگ نہ ہو ہم ترقی نہیں پاسکتے۔ یہی حال نکاح کے معاملہ کا ہے۔ اگر لوگ دیکھیں کہ احمدی لڑکے اپنے

رشتہ داروں سے، بیوی کے رشتہ داروں سے اور احمدی بیوی کے رشتہ دار لڑکے کے رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں اور ان کے آپس میں کیسے اچھے تعلقات ہوتے ہیں تو لوگوں کو ادھر توجہ ہو سکتی ہے ورنہ اگر اس معاملہ میں ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہ ہو تو لوگ ہم میں اور غیروں میں کوئی تمیز نہ کریں گے۔ اگر ہمارے آپس میں تعلقات اچھے ہوں گے تو ہم بھی امن میں زندگی بسر کریں گے اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اس طرح وہی مثال راست آئے گی کہ "ایک پنتھ دو کاج"

(الفضل ۲۸۔ مارچ ۱۹۲۱ء صفحہ ۵)